# خلفائے راشدینؓ کی ترتیبِ خلافت
## حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس میں شک نہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں روم و ایران کے تختے الٹ دیئے، اور ان کی دولت و مملکت فرزندانِ توحید کا ورثہ بن گئی۔ تاہم عہدِ عثمانی بھی فتوحات کا عہد کہلاتا ہے۔ چنانچہ بحری فتوحات کا آغاز حضرت عثمان رضؓ کے عہد میں ہوا۔

نشر و اشاعتِ دین میں بھی حضرت عثمان رضؓ کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر و توسیع آپؓ کے عہدِ خلافت میں ہوئی اور آپؓ نے اپنا ذاتی مال بے دریغ خرچ کیا۔ علاوہ ازیں آپؓ کا ایک بہت ہی روشن کارنامہ قرآنِ مجید کو اختلاف و تحریف سے محفوظ رکھنا اور اس کی عام اشاعت ہے۔

حضرت عثمان رضؓ کا شمار ان صحابہؓ میں ہوتا ہے جو اسلام سے قبل نوشت و خواند سے واقف تھے۔ آپؓ کاتبِ وحی بھی تھے۔ قرآنِ مجید سے خاص شغف تھا، قرآنِ مجید کے حافظ تھے۔ آیاتِ قرآنی سے استدلال و استنباط، احکام اور تفریع مسائل میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ قرآنِ مجید کو نومسلموں کی تحریف سے بچانا آپؓ کا بہت بڑا کارنامہ ہے، اور یہ آپؓ کی فضیلت کا ایک زرّیں باب ہے۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خاص لگاؤ تھا، تاہم آپؓ کی مرویات کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ آپؓ سے مروی کل روایات کی تعداد ۱۴۶ ہے، اور اس کی وجہ روایتِ حدیث میں آپؓ کی حد درجہ احتیاط ہے۔ شرعی مسائل میں مجتہد کی حیثیت رکھتے تھے اور آپؓ کے اجتہادات اور فیصلے کتبِ آثار میں موجود ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو چونکہ تجارتی کاروبار سے ہمیشہ سابقہ رہا، اس لیے علم الفرائض میں خاص مہارت رکھتے تھے[1]

آپؓ فطرتاً پارسا، دیانت دار اور راست باز تھے۔ حیاء اور رحم دلی آپؓ کا خاص امتیاز تھا!۔۔۔خشیتِ الٰہی تمام محاسن کا سرچشمہ ہے، اور حضرت عثمان رضؓ خوفِ خداوندی سے اکثر آبدیدہ رہتے۔ حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت آگے تھے۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام آپؓ کو اس قدر ملحوظ تھا کہ جس ہاتھ سے آپؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی، پوری زندگی اس کو نجاست یا محلِ نجاست سے مس نہ ہونے دیا[2]۔

اتباعِ سنت میں آپؓ کا پایہ بہت بلند تھا۔ ہر قول و فعل میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشِ نظر رکھتے۔ شرم و حیاء حضرت عثمانؓ کا امتیازی وصف تھا، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپؓ کے حیاء کا پاس و لحاظ رکھتے تھے۔

زہد اور تواضع میں بھی امتیازی شان کے مالک تھے۔ گھر میں بیسیوں لونڈی غلام تھے، لیکن اپنا کام خود ہی کر لیتے اور کسی کو تکلیف نہیں دیتے تھے۔ تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو خود وضو کا سامان کر لیتے، کسی کو جگا کر اس کی نیند خراب نہیں کرتے تھے۔ حد درجہ حلیم و بردبار تھے۔ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی: عثمان توبہ کرو اور اپنی بے اعتدالیوں سے باز آؤ۔ آپؓ نے اسی وقت قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

"اللّٰھم انی اول تائب تاب الیک"[3]

"اے اللہ میں پہلا توبہ کرنے والا ہوں، جس نے تیری بارگاہ میں رجوع کیا!"

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب میں سب سے زیادہ دولت مند تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو حد درجہ فیاضی بھی عطا فرمائی تھی۔ آپؓ نے اپنا مال و دولت اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کیا، اور اس سلسلہ میں آپؓ کا کوئی ثانی

---

[1] کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۲

[2] کنز العمال ج ۶ ص ۳۷۶

[3] طبری ص ۲۹۷۲۔

نہیں تھا۔ بئرِ رومہ جو ایک یہودی کی ملکیت تھا اور مسلمانوں کو پینے کے پانی کی بہت دشواری تھی، آپؓ نے اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف فرما دیا۔

حضرت عثمان رضؓ صبر و تحمل کے پیکر تھے۔ مصائب و آلام کو نہایت صبر و سکون سے برداشت کیا۔ یومِ شہادت سے چالیس دن قبل سے لے کر آخری لمحاتِ شہادت تک آپؓ نے جس صبر و تحمل، حلم و بردباری کا ثبوت دیا، وہ اپنی نظیر آپ تھا۔

## حضرت عثمانؓ کے کارنامے :

مسند آرائے خلافت ہونے کے بعد آپؓ نے اسلامی حکومت کی وسعت میں بہت اضافہ کیا۔ آپؓ کے عہدِ خلافت میں طرابلس، افریقہ، قبرص، طبرستان، اصفہان، آذربائیجان اور نیشاپور فتح ہو کر اسلامی مملکت میں شامل ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کے مسند آرائے خلافت ہونے سے پہلے فتنۂ ارتداد ختم ہو چکا تھا اور بعض لوگوں کی طرف سے دین میں تحریف کا دروازہ بند ہو چکا تھا، انسانی مساوات اور عدل کا نظام قائم ہو چکا تھا ـــــ اب ضرورت تھی کہ اسلامی حکومت قائم و مستحکم رہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کا انتخاب فرمایا۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں :

"حضرت عثمان رضؓ کے خاندان کے لوگ زیادہ تر ملکوں کے فاتح، حاکم اور منتظم تھے۔ اور یہ انسانی فطرت ہے کہ جب اہل کارانِ سلطنت کا باہم خونی رشتہ بھی ہوتا ہے، نسبی و وطنی رشتہ بھی ہوتا ہے تو وہ اسے اپنی چیز سمجھتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ ہم محض ملازم ہیں اور جواب دہ ہیں ـــــ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہیں ـــــ اب یہاں حضرت عثمانؓ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ آئے، اور تاریخ بتاتی ہے کہ کیسی فتوحات ان کے زمانہ میں ہوئیں۔ آپؓ کے زمانہ میں قبرص، افریقہ کا ایک بڑا حصہ، آذربائیجان، اصطخر، سابور، شیراز، اصفہان، طبرستان، سیستان اور نیشاپور فتح ہوئے۔" ؎۱

---

؎۱ خلفائے اربعہ ص

حضرت عثمان رضؓ صبر و تحمل، حلم و بردباری کے پیکر تھے ۔ باغیوں کی طرف سے آپؓ کے مکان کا محاصرہ ہوا، اور خلافت سے دست برداری کا مطالبہ کیا گیا، لیکن آپؓ نے اس مطالبہ کو منظور نہیں کیا۔ اس لیے کہ خلافت نبیؐ کی نیابت تھی ۔ آپؓ نے استقامت و پامردی سے شہادت کو گلے لگایا، لیکن مدینۃ الرسولؐ میں خوں ریزی سے اجتناب کیا۔ حالانکہ آپؓ کے پاس طاقت تھی اور آپؓ طاقت استعمال کر سکتے تھے، لیکن آپؓ نے ایسا نہیں کیا ــــ اس کے برعکس، شہادت سے ایک دن قبل جب سات سو کے قریب مہاجرین و انصار آپؓ کے مکان میں جمع تھے، آپؓ نے ان سے فرمایا کہ :

"جس پر بھی میرا کوئی حق ہے، اس کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اپنا ہاتھ روک لے۔"

ــــ اور اپنے غلاموں سے فرمایا :

"جو تلوار میان میں کرے، وہ آزاد ہے!" [1]

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را!

(جاری ہے)

"عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ" (صحیح بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ، باب مناقب هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَة رضی اللہ عنہم)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق رضؓ، عمر فاروق رضؓ اور عثمان غنی رضؓ احد پر چڑھے ۔ ناگہاں احد ہلا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا" اُحد، ٹھہر! تجھ پہ ایک نبیؐ، ایک صدیق رضؓ اور دو شہید ہیں۔"

---

[1] البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۸۱۔